Paper — III

B.A — II

سوال:۔ ’’گرہن‘‘ میں شامل افسانوں کی روشنی میں راجندر سنگھ بیدی کی افسانہ نگاری کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔

جواب:۔ ’’گرہن‘‘ راجندر سنگھ بیدی کا افسانوی مجموعہ ہے۔ جس میں ہماری سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی جھلک ملتی ہے۔ اس مجموعہ کی پہلی کہانی ’’گرہن‘‘ ہے جس میں ایک عورت ہولی کی خاندانی الجھنوں کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ اپنے شوہر اور ساس کے برتاؤ سے تنگ آ کر گھر سے باہر قدم نکالتی ہے۔ لیکن سماج میں کہیں بھی اس کو سہارا نہیں ملتا ہے۔ وہ ہر جگہ مجبور اور بے بس دیکھی جاتی ہے۔

مجموعہ ’’گرہن‘‘ میں دوسری کہانی ’’ہڈیاں اور پھول‘‘ ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کہانی ہے۔ گوری ایک مظلوم عورت ہے۔ اس کا شوہر ظالم ہے، وہ گوری کی صحت اور اس کی ضرورتوں پر توجہ نہیں رکھتا ہے۔ وہ ہمیشہ ظلم وستم کا نشانہ بنتی ہے۔ لیکن حرف شکایت زبان پر نہیں لاتی۔ بالآخر مجبور ہو کر صحت یابی کے لئے میکہ چلی جاتی ہے۔ جب اس کی صحت بحال ہو جاتی ہے تو پھر ملم کی رفاقت نبا ہنے چلی آتی ہے۔ ملم اب گوری سے بیحد پیار کرتا ہے۔ ان کی زندگی خوشیوں سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔

اس مجموعہ میں دوسرے اہم ترین افسانے ’’گھر میں اور بازار میں‘‘، ’’زین العابدین‘‘ وغیرہ ہیں۔ ان تمام کہانیوں میں مجموعی طور پر سماجی ناانصافی، معاشرتی برائی، نفسیاتی کشمکش اور انسانی تصورات کے خدوخال پیش کئے گئے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ عورت کی بے بسی اور اس کی پریشانی کا ذکر اس مجموعہ کے افسانہ ’’گرہن‘‘ میں نہایت فنکارانہ چابک دستی کے ساتھ موجود نظر آتا ہے۔

’’گرہن‘‘ کی سب سے اہم کردار ہولی ہے، جو پختہ عمر اور تجربہ کار ہے۔ وہ اپنے گھر میں بیوی، بہو اور ماں کا کردار نبا ہتی ہے۔ انتہائی متحرک زندگی گزارتی ہے۔ نازک کاندھے پر ذمہ داری کا بوجھ زیادہ ہے۔ وہ شوہر، ساس اور بچوں کی خواہشات کی چکی میں پستی ہے اور بے انتہا مظلوم نظر آتی ہے۔ صحت کی خرابی اور بار بار زچگی کے مرحلے سے گزر کر وہ بیحد کمزور اور ناتواں ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی حالت پر رحم کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ شوہر کی سختی، ساس کی روایتی طعنہ زنی کے زخم ونشتر سہتے سہتے وہ نڈھال ہو جاتی ہے۔ وہ پانچویں بار حمل کے بوجھ سے دہری ہو رہی تھی۔ اس کا شوہر بیحد جذباتی ہے۔ وہ اپنی شہوت پر قابو نہیں رکھ پاتا۔ حالت حمل میں بھی ’’ہولی‘‘ اس کے جذبات کی تسکین کے لئے مجبور ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

جب وہ اپنے درد اور اصل تکلیف کے لئے لب کشائی کرتی ہے تو اس کو دلی صدمہ پہنچانے والے نازیبا الفاظ کے تیر سہنے پڑتے ہیں۔ بالآخر وہ گھر سے باہر بے چارگی اور بے بسی میں قدم نکالتی ہے، لیکن ظالم سماج میں کہیں بھی انصاف اور ہمدردی کی جھلک اس کو نظر نہیں آتی۔ جب وہ میکے جانے کے لئے کشتی میں سوار ہوتی ہے تو مفلسی اور مجبوری ظلم سہنے پر مجبور کرتی ہے۔ کشتی والا، اپنی اجرت کے بدلے اس کی عزت کا سودا طلب کرتا ہے۔ وہ عاجزی کر تی ہے۔ ہمدردی کی بھیک مانگتی ہے۔ کھتورام تھوڑی دیر کے لئے اس کا سہارا بنتا ہے۔ وہ اسے پناہ دیتا ہے اور ایک سرائے میں لے جاتا ہے۔ اس طرح وہ ایک دلدل سے نکل کر دوسرے دلدل میں جا پھنستی ہے۔ اس بے بسی میں وہ کمزور اور نحیف جان اپنی پوری ہمت جٹاتی ہے اور بھاگ نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ بھاگ نکلنے میں وہ کامیاب ضرور ہو جاتی ہے مگر خوف اور دہشت کے مارے اس کا برا حال رہتا ہے۔

مختصر یہ کہ بیدی نے ''گرہن'' کے ذریعہ ہمارے سماج کی برائیوں کو اجاگر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ وہ سماج جو عورت کو دیوی کا درجہ دیتا ہے، اس پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتا ہے، وہی سماج اسے اپنی ہوس کا نشانہ بھی بناتا ہے۔ اس کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ بھی کرتا ہے۔ بیدی نے اپنے اس افسانوی مجموعے اور خصوصی طور پر افسانہ ''گرہن'' کے حوالے سے یہی بات بیان کی ہے۔

23/4/2020

***